سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار، 21-دسمبر2020

(یوم الاثنین، 5-جمادی الاوّل 1442ھ)

سترھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27 : شمارہ 1

199

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(67)/2020/2404. **Dated: 19th December, 2020**. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 21st December 2020 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Dated: Lahore, the
19th December, 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

201

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21۔دسمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم)(کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (13 بابت 2020)
2. آرڈیننس (دوسری ترمیم)(کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (14 بابت 2020)
3. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020)
4. آرڈیننس (ترمیم)(ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 (17 بابت 2020)
5. آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 (18 بابت 2020)

202

(ii) آئین کے آرٹیکل 128 (2) (اے) کے تحت قراردادیں

1- آرڈیننس (ترمیم)(کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (13 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 24-ستمبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (13 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 23-دسمبر 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

2- آرڈیننس (دوسری ترمیم)(کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (14 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 14-اکتوبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم)(کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (14 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 12-جنوری 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2-نومبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 31-جنوری 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

4- آرڈیننس (ترمیم)(ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2020 (17 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2-دسمبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2020 (17 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 2-مارچ 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

203

5۔ آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020(18 بابت2020)کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 11۔دسمبر2020کونافذ کردہ آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب2020(18 بابت2020)کی مدت نفاذ میں 11۔مارچ2021سے مزید90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

سرکاری کارروائی

(اے)آرڈیننسوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

1۔ آرڈیننس(دوسری ترمیم)(کنٹرول)شوگر فیکٹریز2020

ایک وزیر آرڈیننس(دوسری ترمیم)(کنٹرول)شوگر فیکٹریز2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس(ترمیم)(ورکرز کی شراکت)کمپنیوں کے منافع جات2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)(ورکرز کی شراکت)کمپنیوں کے منافع جات2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ آرڈیننس(ترمیم)ہوٹلز اینڈ ریسٹورنٹس پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)ہوٹلز اینڈ ریسٹورنٹس پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ آرڈیننس(ترمیم)ٹورسٹ گائیڈز پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)ٹورسٹ گائیڈز پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

204

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی،ڈیرہ غازی خان2020

ایک وزیر مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی،ڈیرہ غازی خان 2020ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ2020

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ2020ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم) ڈرگز پنجاب2020

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم) ڈرگز پنجاب2020ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پرائیوٹائزیشن بورڈ پنجاب2020

ایک وزیر مسودہ قانون(تنسیخ) پرائیوٹائزیشن بورڈ پنجاب2020ایوان میں پیش کریں گے۔

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی-296
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2-	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4-	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

206

6۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: وزیر جیل خانہ جات
7۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
9۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
11۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
12۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
13۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
14۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17۔	جناب خیال احمد	: وزیر کالونیز، کلچر*
18۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
19۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
20۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

207

24۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک/ جنگلی حیات وماہی پروری
27۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
32۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
36۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

209

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت وسرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

210

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

211

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

213

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

سوموار، 21-دسمبر2020

(یوم الاثنین، 5-جمادی الاوّل1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر17منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

سورة الانفطار آیات 13تا19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13)اور بدکردار دوزخ میں(14)(یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے(15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے(16)اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟(17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے(18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا(19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیروزبر کرنے والا
قبائل کا شیروشکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. **میاں شفیع محمد، ایم پی اے** پی پی۔258
2. **جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے** پی پی۔29
3. **سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے** پی پی۔296
4. **محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے** ڈبلیو۔331

شکریہ۔

تعزیت

سابق نگران وزیر اعلیٰ و اپوزیشن لیڈر میاں محمد افضل حیات سابق ممبر قومی اسمبلی سردار شیر باز خان مزاری، سابق ممبر اسمبلی سید ناظم حسین شاہ، سابق وزیر اعظم سردار ظفر اللہ خان جمالی اور اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی میاں محمد شہباز شریف کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: سابق نگران وزیر اعلیٰ / سابق اپوزیشن لیڈر میاں محمد افضل حیات، سردار شیر باز خان مزاری جو ڈپٹی سپیکر کے دادا ہیں، سید ناظم حسین شاہ، سابق وزیر اعظم جناب ظفر اللہ خان جمالی وفات پا گئے ہیں۔ اسی طرح اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی میاں محمد شہباز شریف کی والدہ جو اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی دادی ہیں وہ بھی وفات پا گئی ہیں ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر1200 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات نمبر 2229 اور 2230 بھی اُنہی کے ہیں لہٰذا اِن کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4506 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیفنس روڈ پر قائم لیبر کالونی میں کوارٹروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4506: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈیفنس روڈ لاہور پر قائم لیبر کالونی میں کتنے کوارٹرز تعمیر ہیں؟

(ب) کتنے لوگ کرائے پر ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کتنے کوارٹروں پر قبضہ مافیا کا قبضہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور 1296 فلیٹس پر مشتمل ہے۔

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے 146 عدد فلیٹس پالیسی کے مطابق ماہانہ کرایہ کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور میں 69 فلیٹس پر غیر قانونی قبضہ ہے۔ محکمہ اس معاملے میں پولیس کی مدد سے کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ کون سے عناصر ہوتے ہیں جو سرکاری املاک پر قبضہ کرنے کی جرأت کر لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ لیبر کالونی اور فلیٹس کے حوالے سے میری colleague نے سوال کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پورے پنجاب میں جہاں پر ہماری لیبر کالونیاں اور فلیٹس ہیں وہاں پر بہت زیادہ لوگ قابض ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی رینٹل پالیسی ہے اور ہم فلیٹس کرایہ پر دیتے ہیں۔ لیبر کو فلیٹس میں پہنچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے اس لئے ہم through balloting لیبر کو فلیٹس دے دیتے ہیں لیکن یہ بھی trend ہے کہ لیبر وہاں سے چلی جاتی ہے اور وہ دوسرے ہاتھوں میں فروخت کر دیتی ہے جس کی بناء پر قبضہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ڈیفنس کالونی کے حوالے سے ہمارے پاس کافی complaints تھیں جس پر action ہوا تھا۔ ڈیفنس روڈ پر قائم ہماری لیبر کالونی کے 146 کے قریب فلیٹس کے اوپر پرائیویٹ لوگوں نے قبضہ کر رکھا تھا تو اسی حکومت میں رہتے ہوئے ہم اب تک تقریباً 108 فلیٹس خالی کروا چکے ہیں جو کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور ڈی جی صاحب کی بہت بڑی achievement ہے۔ اب صرف 21 فلیٹس رہ گئے ہیں جن کا کچھ issue ہے اور انشاء اللہ انہیں بھی جلد ہی واگزار کروا لیں گے۔ ہم نے 108 فلیٹس خالی کروا لئے ہیں اور جہاں جہاں پر complaints آتی ہیں تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہاں پر ایکشن ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ بشریٰ انجم بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! On her behalf, Sir سوال نمبر 4538 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بھٹوں پر کم عمر بچوں کی
تعلیم و تربیت اور حوصلہ افزائی پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*4538: **محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے بھٹوں پر کام کرنے والے 16 سال سے کم عمر بچوں کا سروے کروایا تھا تو کب؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کم عمر بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی پروگرام دیا گیا تھا جس کے تحت بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو -/1000 اور -/2000 روپے بھی دیئے گئے تھے تاکہ بھٹہ مزدوروں کی حوصلہ افزائی ہو؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پروگرام پر عمل پیرا ہے نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے متعلق حکومت پنجاب نے اربن یونٹ سے پنجاب بھر میں سال 2016 میں ایک سروے کروایا تھا۔

(ب) جی ہاں! محکمہ لیبر و انسانی وسائل، حکومت پنجاب نے سال 17-2016 کے دوران پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی یعنی PSPA اور سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے تصدیق شدہ نوے ہزار سے زائد بھٹہ مزدوروں کے بچے سکولوں میں داخل کروائے اور 75 فیصد حاضری یقینی بنانے والے بچوں کو ماہوار مالی معاونت بحساب مبلغ -/1000 روپے دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ بذریعہ خدمت اے ٹی ایم کارڈ انتہائی شفاف عمل کے ذریعے دیئے جاتے رہے۔ بعد ازاں اپریل 2018 میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ ماہانہ وظیفہ بندش کا شکار ہوا۔

(ج) جی، ہاں!بچوں کو سکولوں میں داخلے کے وقت والدین کی حوصلہ افزائی کے لئے -/2000روپے ایک دفعہ دیئے جاتے تھے اور -/1000روپے ماہانہ وظیفہ فی بچہ 75فیصد سکول حاضری پر دیا جاتا تھا۔

(د) یہ درست ہے کہ بچوں کو75فیصد سکول میں حاضری پر وظیفہ دیا جاتا رہا ہے۔ تاہم اپریل 2018 میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے پروگرام پر عملدرآمد بندش کا شکار ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!جواب میں بتایا گیا ہے کہ 17-2016میں میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں تقریباً90ہزار بچوں کو دو ہزار اور ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا تاکہ وہ بچے بھٹوں پر کام نہ کریں لیکن 2018میں یہ پروگرام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند کر دیا گیا تو میری معزز منسٹر سے requestہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے اچھا اور نیک کام شروع کیا تھا تو حکومت کب تک اسے دوبارہ شروع کرے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر!بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کے متعلق دریافت کر رہے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!میں وزیر موصوف کو بتا دوں کہ بچوں کے متعلق سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ 2018 میں فنڈز ختم ہو گئے جبکہ 17-2016 میں بھٹوں پر کام کرنے والوں بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کروا کے ان کے والدین کو ایک ہزار روپے اور دو ہزار روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا تو اس حوالے سے بتا دیں کہ یہ پروگرام دوبارہ شروع کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! مجھے سوال نمبر بتا دیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!سوال کا نمبر 4538ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!یہ initiative سابق حکومت نے شروع کیا تھا جس میں بھٹوں کے اوپر کام کرنے والے بچے، basically بھٹوں، فیکٹریوں یا کسی بھی جگہ پر چائلڈ لیبر کام نہیں کر سکتی تو اس پیرائے کے اندر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا کہ بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو وہاں سے اُٹھا کر سرکاری سکولوں میں داخلہ دیا جائے۔ ایک ہزار روپے ان کے والدین کو دیا جاتا تھا تو ہماری لیبر کے 75 فیصد بچے جو بھٹوں پر کام کرتے تھے وہ سکولوں میں گئے اور انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ Basically یہ پیسا لیبر ڈیپارٹمنٹ نہیں دیتا تھا بلکہ PSPA دیتا تھا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو فنڈ کرتا تھا۔ یہ تین سال کا پراجیکٹ تھا اس کے بعد نئی حکومت آئی تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بچوں کے والدین کو دیئے جانے والے پیسے بند کر دیئے جس کے بعد جو بچے سکولوں کے اندر free پڑھتے تھے ان میں قدرے کمی آئی ہے۔ ہم نے فنڈز کے لئے request کی تھی لیکن یہ پیسے نہیں دیئے گئے۔ اس کی background اور وجہ یہی تھی کہ ان والدین کو awareness دی جائے تاکہ ان کے بچے سکولوں میں پڑھیں تو یہ ٹارگٹ achieve ہوا اور بچے ابھی سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چونکہ basically فنانس ڈیپارٹمنٹ نے فنڈ PSPA کو دینا تھا اور پھر انہوں نے لیبر ڈیپاٹمنٹ کو فنڈز دینے تھے تو لیبر ڈیپارٹمنٹ بھی اس کو آگے نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: نہیں، لیبر ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں ہے بلکہ فنڈ تو حکومت نے دینا تھا ناں۔ کیا آپ نے حکومت کو لکھا کہ محکمہ کو فنڈز نہیں دیئے جا رہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!جی، ہم نے حکومت کو لکھا تھا کہ ہمیں یہ فنڈز نہیں دیئے جا رہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ آپ نے یہ آئین کے آرٹیکل 25A کے تحت فری ایجوکیشن دینے کا پروگرام شروع کیا تھا۔ From class first to class ten...

جناب سپیکر:جی، 2006 میں شروع کیا تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، میں اسی کی بات کر رہا ہوں اور اس کے بعد 2016-17 میں تقریباً 90 ہزار بچے میاں محمد شہباز شریف کے دور میں بھٹوں سے اُٹھا کر سکولوں میں داخل کروائے گئے جن میں پہلا بچہ کرسچئن تھا جسے ہم نے سکول میں داخل کروایا اور فری ایجوکیشن کے آپ کی حکومت کے منصوبے کو جاری رکھا۔ ان کا ڈیپارٹمنٹ یا جو بھی اسے فنانس کرتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ what is the mysterious mystery کہ 2018 کے بعد سب کچھ ہی بند ہو گیا اور ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں نے معزز منسٹر سے صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ دوبارہ کب تک اس پروگرام جو جناب پرویز الٰہی نے یا میاں محمد شہباز شریف نے ایک نیک کام شروع کیا تھا،

Pakistan is the signatory of this covenant and convention at international level. So when we submit the report...

جناب سپیکر! وہاں پر ہمیں پھر answer جو دینا ہے اور جب اگر ہم GST plus status مانگتے ہیں تو then they also raise this question about child labour education کو دوبارہ شروع کیوں نہیں کر رہے تو پھر ہم آپ کے بارے میں انہیں کیا جواب دیں کہ آپ اس پروگرام کو کیوں نہیں شروع کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس میں main مقصد ہمارا یہی تھا کہ بچے سکولوں میں داخلہ لیں اور تعلیم حاصل کریں جیسے کہ میں نے بتایا کہ 75 فیصد بچے سکولوں میں گئے۔ یہ ایک ہزار روپے وظیفہ جو بچوں کے والدین کو ملتا تھا وہ روکا گیا ہے باقی بچے اسی طرح سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں گو کہ ان کی 75 فیصد حاضری نہیں ہے لیکن بچے ابھی بھی سکولوں میں فری پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میری بات سن لیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچوں کے والدین کو encourage کرنے کے لئے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا تاکہ وہ بھٹوں کی بجائے

بچوں کو سکولوں میں بھیجیں جس کی achievement بھی ہوئی تھی اسی لئے آنے والی حکومت نے اس کو continue کیا اور آپ نے تو اس پروگرام کو ہی بند کر دیا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، بند کر دیا ہے اور stipend بند کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ stipend کیوں بند کیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بند کیا ہے کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے فنڈز نہیں دیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! باقی تو سارے کام چل رہے ہیں۔ میری بات سنیں آپ کا یہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور آپ ماشاء اللہ اڑھائی سال سے وزیر ہیں۔ آپ نے جب اس کو دیکھا تو آپ نے کابینہ میں agitate نہیں کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! دوبارہ اس پر حکومت کو لکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ بڑا نیک کام ہے لہٰذا اس کو دوبارہ شروع کریں اور انٹرنیشنل لیول پر ہمارا impact خراب ہو رہا ہے جبکہ آرٹیکل 25A کے تحت free compulsory education حکومت کی ذمہ داری ہے تو بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو سکولوں میں داخل کروانے کے نیک کام کو دوبارہ شروع کروائیں۔ ہم جو بھی بات شروع کر لیں تو کہتے ہیں کہ فنڈز نہیں ہیں، فنڈز نہیں ہیں اور دو سال کے بعد کہیں گے کہ حکومت نہیں ہے تو پھر کیا کہا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھے جواب دینے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ وزیر نہیں ہیں بلکہ جناب عنصر مجید خان نیازی وزیر ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ان کی help کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نہیں جواب دے سکتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مرضی کی بات نہیں ہے بلکہ اصول کی بات ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں ناں کہ کون سا قانون اور کون سا rule آپ کو allow کرتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات ہو رہی ہے ناں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایجوکیشن کی بات علیحدہ ہے اور آپ مجھے rule بتا دیں۔ منسٹر صاحب کو rule کی کتاب دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر help کی ضرورت ہو تو مجھے خود پتا ہے کہ کس نے help کرنی ہے۔ آپ نے اگر help کرنی ہے تو آپ کیبنٹ میں اپنے وزیر کی help کریں کہ یہ پروگرام شروع کروائیں۔ اگلا سوال نمبر 5309 چودھری اختر علی کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر لیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 5358 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 میں جیننگ اور رائس فیکٹریوں سے وصول کردہ رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***5358: چودھر مظہر اقبال:** : کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔243 اور ضلع بہاولنگر میں جیننگ اور رائس فیکٹریاں ہیں جن سے محکمہ کارکنوں کی فلاح وبہبود کے لئے رقم بھی وصول کر رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کن کن رائس ملز اور جیننگ فیکٹریوں سے کتنی رقم ماہانہ اور سالانہ کس کس مد کے لئے وصول کر رہا ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں میں علیحدہ علیحدہ کتنے کتنے کارکن کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے ان کارکنوں کے لئے پی پی۔243 فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال / سکول بنایا ہوا ہے تاکہ اس محکمہ سے تحفظ یافتہ کارکن اوران کی فیملی مستفید ہو سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی ان فیکٹریوں سے کارکنوں کی فلاح وبہبود کے لئے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں 113 رائس ملز اور 112 کاٹن جیننگ فیکٹریاں ہیں (جو کہ سیزنل بنیادوں پر کام کرتی ہیں) سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ ہیں جن میں سے 42 رائس ملز اور 31 کاٹن فیکٹریز بند ہیں رائس مل کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 191 ہے اور کاٹن جیننگ فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 239 ہے اور آج کل سیزن آف ہے جونہی سیزن شروع ہوگا تو کارکنوں کی تعداد میں اور کنٹری بیوشن کی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رائس ملز سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن 205604 وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ 3517792 بنتا ہے اور کاٹن جیننگ فیکٹری سے ادارہ سوشل سکیورٹی ماہانہ 262628 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ 4151536 بنتا ہے، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں رائس ملز کی ٹوٹل تعداد 113 جس میں سے 42 رائس ملز بند ہیں اور 71 رائس ملز میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد 191 ہے۔ کاٹن جیننگ فیکٹریز کی ٹوٹل تعداد 112 ہے جس میں سے 31 کاٹن جیننگ فیکٹریز بند ہیں اور 81 فیکٹریز میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد 239 ہے، تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل طبی مراکز کارکنان کی سہولت کے لئے قائم کئے گئے ہیں

1. علی ہجویری ایس ایس ایم سی، بہاولنگر سٹی۔ بلدیہ روڈ نزد سٹی ہائی سکول بہاولنگر
2. ایس ایس ایم سی، چشتیاں، ہاؤس نمبر 22 بلاک اے نیو سیٹلائٹ ٹاون چشتیاں

3. ایس ایس ڈی، ہارون آباد، بنگلہ روڈ نزد یاماہا موٹر سائیکل ایجنسی ہارون آباد
4. ایس ایس ای سی، قادری ٹیکسٹائل ملز، عارف والا روڈ بہاولنگر
5. سوشل سکیورٹی فرسٹ ایڈ سنٹر آدم شوگر ملز چشتیاں۔

پی پی۔243 تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال نہیں ہے کیونکہ تحصیل فورٹ عباس میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد بہت کم ہے اس تحصیل کے کارکنان اپنی قریب ترین تحصیل ہارون آباد میں قائم طبی سنٹر سے سہولیات حاصل کرتے ہیں اور مزید مالی فوائد وغیرہ بذریعہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور انسپکٹر کارکنان کو ان کی فیکٹریوں میں جا کر دیا جاتا ہے اور سکول بنانا سوشل سکیورٹی کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، اس سوال کے جز (الف) سے میں satisfied ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم جو بھی کارکنان وہاں پر کام کرتے ہیں ان کی کنٹری بیوشن فیکٹریوں سے لیتے ہیں۔ جز (ب) میں ان کا جواب ہے کہ ضلع بہاولنگر میں 113 رائس ملز اور 112 کاٹن جیننگ فیکٹریاں ہیں جو کہ سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ ہیں جن میں سے 42 رائس ملز اور 31 کاٹن فیکٹریاں بند ہیں۔ رائس ملز کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 191 ہے اور کاٹن جیننگ فیکٹریوں میں کارکنان کی تعداد 239 ہے اور آج کل سیزن آف ہے جونہی سیزن شروع ہو گا تو کارکنوں کی تعداد میں اور کنٹری بیوشن کی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رائس ملز سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن -/205604 وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ -/3517792 روپے بنتا ہے اور کاٹن جیننگ فیکٹری سے ادارہ سوشل سکیورٹی ماہانہ -/262628 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ -/4151536 روپے بنتا ہے۔ ان فیکٹریوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں کیا وہاں کے employers محکمے کے ساتھ مل کر ملازمین کی تعداد کم نہیں دکھاتے؟ تاکہ ان کو کنٹری بیوشن نہ دینی پڑے۔ 114 فیکٹریوں میں 191 ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان کی کنٹری بیوشن سارے سال میں 30 لاکھ روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مزدور کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ یہ کاٹن جیننگ فیکٹریوں کے ملازمین ہیں اس کے علاوہ بھی ضلع بہاولنگر میں کئی ملازمین ہیں جو

مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ کئی مزدور آڑھتیوں کی دکانوں پر کام کر رہے ہیں ان سب کو سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہونا چاہئے۔ اب آپ اس محکمے کی efficacy دیکھ لیں کہ وہ کاٹن اور رائس کا علاقہ ہے اور یہ وہاں سے جو کنٹری بیوشن لے رہے ہیں وہ آٹے میں نمک یا اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔

What have you done to increased the registered employees and the contribution to be received by the factories?

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کے دو سوال تھے ان میں سے ایک specific رائس ملوں اور کاٹن کی انڈسٹری کے بارے میں تھا۔ میرے colleague کو یہ علم ہو گا کہ جس فیکٹری میں پانچ یا پانچ سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہیں ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور بنیادی طور پر employer رجسٹریشن کرواتا ہے۔ ہمارے سوشل سکیورٹی کے انسپکٹر اس کو چیک کرتے ہیں ہماری چیکنگ کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ یہ فیکٹریاں seasonal ہیں، ورکرز چلے جاتے ہیں اور پھر واپس آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارا قانون کہتا ہے کہ جب ورکر کو فیکٹری میں کام کرتے ہوئے 90 دن ہو جائیں پھر وہ regular employee کہلاتا ہے۔ زیادہ تر employer انہیں contract basis پر عارضی طور پر hire کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ تھا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے کیا کام کیا ہے؟ میں اپنے colleague کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ، میں اپنے دور سے پہلے کی بات کرتا ہوں کہ آٹھ سالوں میں ایک لاکھ 22 ہزار ورکرز رجسٹرڈ ہوئے، آج ہمارے ورکرز کی تعداد تقریباً گیارہ لاکھ ہے اور ہماری گورنمنٹ نے صرف دو سال کے اندر ایک لاکھ 47 ہزار ورکرز رجسٹرڈ کئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک R-5 card دینے کا معاملہ ہے تو جب یہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں ملا تو اس وقت 9 لاکھ ملازمین میں سے 3 لاکھ 75 ہزار کو یہ کارڈ مل چکے تھے۔ ہماری گورنمنٹ نے اس کو بڑھا کر 5 لاکھ 75 ہزار تک پہنچا دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پچھلی بار سید حسن مرتضیٰ نے چنیوٹ کے حوالے سے بات کی تھی تو ہم نے اس پر ایک ٹیم بنائی تھی اور اب ہم رجسٹریشن کا عمل تیز کر رہے ہیں۔ ہم نے آپ کے اعتراض کو نوٹ کر لیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس میں مزید بہتری لائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہم یہاں اپنے کارکنان کے حقوق کو لے کر آئے ہیں۔ یہ تو گورنمنٹ کا کام تھا کہ جو اتنے سارے قوانین بنائے ہوئے ہیں ان کے تحت ورکرز کے rights ensure کرتے۔ میں ایک specific سوال کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب پورے محکمے کا جواب دے رہے ہیں۔ اس میں دیکھ لیں, It's a matter of shame for all of us including may be the previous governments that we had not been able to ensure. کہ وہاں پر جو انسپکٹرز ہیں، ان کو جہاں پر بھی تعینات کیا جاتا ہے یہ صرف اپنی جیبیں بھرتے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتے، وہاں پر رشوت ستانی کا بازار گرم رکھتے ہیں اور employees کو کچھ نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میری رائے ہوگی کہ وہاں پر جیننگ فیکٹریز کا اتنا بڑا علاقہ ہے لیکن سوشل سکیورٹی کا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ آپ نے دوسرے سوال کا جواب یہ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پھر یہ سوال تو ختم ہو گیا ہے اور اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں جز(د) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر آپ اسی سوال کا کہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا محکمہ نے ان کارکنوں کے لئے پی پی۔243 فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال یا سکول بنایا ہوا ہے؟ پی پی۔243 ہارون آباد ہے اور انہوں نے فورٹ عباس لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں آگے ہے کہ تاکہ اس محکمہ سے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کی فیملی مستفید ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ایک تو آپ اس کو فورٹ عباس کی طرف لے گئے ہیں، اس کے جواب میں آپ نے بہاولنگر سٹی کا بتا دیا ہے، چشتیاں کا بتا دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، پہلے ایک کا جواب آجائے اس کو مختصر کرلیں۔ آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ہارون آباد میں ہسپتال اور سکول نہیں بنا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!یہ basically پی پی۔243 ہارون آباد ہے۔ میں یہ بھی بتادوں کہ ہم new inspection regime پر کام کر رہے ہیں جس سے فیکٹریوں اور ڈیپارٹمنٹ کے کافی issues ختم ہوجائیں گے۔ وہ آپ ہی کا initiative تھا اور اب اس پر بہت تیزی سے کام جاری ہے۔ بہاولنگر میں ایک 10 بیڈ کا ہسپتال ہے اس کے علاوہ ڈسپنسریاں بھی ہیں۔ میرے بھائی اگر specific ڈسپنسری یا ہسپتال کا ذکر کر رہے ہیں تو یہ مجھے بتادیں میں اس کو چیک کرلیتا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ایس ایس ایم سی اور ایس ایس ڈی لکھا ہوا ہے یہ کس چیز کا مخفف ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!ہماری ڈسپنسریاں اور میڈیکل سنٹرز ہوتے ہیں اس کے علاوہ منی ہسپتال اور ہسپتال ہوتے ہیں یہ ہماری کیٹیگری ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ان کو بتا دیتا ہوں۔ ایس ایس ڈی سے سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مراد ہے۔ یہ ان کی know-how کی کیفیت ہے ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں پتا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر! میں نے ان کو پوری تفصیل سے جواب دیا ہے۔ اگر ایس ایس ڈی ہے تو اس سے مراد سوشل سکیورٹی ڈسپنسری اور اگر ایس ایس ایم سی آرہا ہے تو اس کا مطلب میڈیکل سنٹرز ہی ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے یہ میڈیکل سنٹرز کارکنان کی سہولت کے لئے بنائے ہیں میں نے تو مخصوص سوال ہارون آباد پی پی۔243 کے حوالے سے کیا تھا اور ان کی غلطی ہے کہ انہوں نے پی پی۔243 فورٹ عباس لکھا ہوا ہے۔ اس ساری تفصیل دینے کے بعد انہوں نے کہا کہ پی پی۔243 تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال نہیں ہے کیونکہ تحصیل فورٹ عباس میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد بہت کم ہے جبکہ یہ سوال ہارون آباد کے حوالے سے تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے ہارون آباد کا ذکر کیا ہے کہ وہاں ایس ایس ڈی، ہارون آباد بنگلہ روڈ پر ہے۔ جس constituency میں 300 فیکٹریاں ہیں وہاں پر صرف ایک ڈسپنسری ہے اور کوئی سکول نہیں ہے۔ یہ وہاں پر سوشل سکیورٹی کا کوئی ادارہ نہیں بنا سکے۔

Just due to the fact that the department is so lazy and so weak over there and in all the Punjab. I think this government has improved nothing on it

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میری عادت ہے کہ میں پچھلی گورنمنٹ پر بات نہیں کرتا۔ جو گزر گیا سو گزر گیا ہم اپنی performance دے سکتے ہیں۔ جتنے lapse پچھلے دس سالوں میں ہیں وہ بھی سامنے ہے۔ پنجاب کے اندر جتنی بھی ڈسپنسریاں ہیں ہم ان کو میڈیکل سنٹرز پر لا رہے ہیں اور ہماری بہت سی ڈسپنسریاں ہیں جو میڈیکل سنٹر میں convert ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ ڈسپنسریوں کو قریب لانے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ کام ایک دن میں نہیں ہونا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اداروں کی بنیاد automation پر ہے اور اس پر آج تک کام نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ بہت سی چیزوں پر کام کرے گا تو کچھ سیکٹرز نظر انداز ہوں گے۔ آپ کی طرف سے اس کی نشاندہی آگئی ہے اب ہم اس پر کام تیزی سے کریں گے۔

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! This is very important and this is not the politics and this is basically what we should do. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا اور پہلے بھی یہ سوال آیا تھا لیکن میرا مدعا صرف یہ ہے کہ پنجاب میں بہت اچھے پروگرامز ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ ہم اپوزیشن میں ہیں اور خامیوں، کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے ہیں لیکن پنجاب میں بہت سے پروگرامز اچھے بھی ہیں۔ کچھ اچھے پروگرامز آپ کے دَور میں شروع ہوئے اور کچھ پچھلے دس سال میں شروع ہوئے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بھی اڑھائی سال میں اچھا پروگرام شروع کیا ہو لیکن مجھے

یہ بتایا جائے کہ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ چیز سامنے آتی ہے کہ پچھلے 12، 13 یا 15 سال کے اچھے پروگرامز کو چُن چُن کر break کر دیا جاتا ہے۔ آج چونکہ وقفہ سوالات میں اس کی نشاندہی ہوئی ہے اس لئے میری رائے ہے کہ اس پر overall آپ اپنی یا فنانس منسٹر کی سربراہی میں کمیٹی بنا دیں کہ اس صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے کسی بھی دَور میں جو اچھے منصوبے شروع ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم نے جون میں بجٹ پاس کیا تھا، اب دسمبر ختم ہونے کو ہے اور اس بجٹ کو پاس ہوئے چھ ماہ ہو گئے ہیں لہٰذا اس حوالے سے میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ ہم نے وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کے لئے فنڈز مختص کروائے۔ وہ ایک کروڑ آبادی کی ڈویژن ہے جہاں پر ہسپتال already بنا ہوا تھا لیکن unfortunately اسے چالو نہیں کیا گیا۔ اس حکومت کے آنے کے بعد جناب عمران خان بھی بیان دیتے رہے کہ وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال بنا ہوا ہے، جو شروع نہیں کیا، اس حوالے سے سب نے بیان دیئے بلکہ پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ اس پر نگران گورنمنٹ نے بھی کام شروع کیا اور اس کے بعد جب گورنمنٹ آئی تو گورنمنٹ نے کہا کہ ہم اس کو continue کریں گے۔ میں نے خود وزیراعلیٰ کو بھی کہا وہاں پر پہلے سٹاف نہیں تھا اور بعد میں سٹاف رکھا گیا۔ اس کے بعد اس بجٹ میں پیسے رکھے گئے۔ دیکھیں، بات یہ ہے کہ ہمارے دَور میں جب اسمبلی بجٹ پاس کر دیتی تھی تب پی اینڈ ڈی کے پاس پیسے جانے کے بعد لگنے شروع ہو جاتے تھے۔ اب آپ نے کوئی نیا سسٹم چلایا ہے یا پھر آپ وہ سسٹم ہی چھوڑ گئے ہیں جو غلط تھا۔ وہ سسٹم آپ صرف follow کر رہے ہیں۔ اب اس سسٹم کے تحت یہ بجٹ پاس ہو گیا لیکن اس اسمبلی کا بجٹ پاس کرنے کا کیا فائدہ رہ گیا کیونکہ اس بات کو اب چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب اسمبلی پاس کرے گی تب کابینہ کی سب کمیٹی کے پاس جائے گا لیکن ابھی تک اس پر کچھ working ہوئی ہے اور نہ ہی ابھی تک پیسے release ہوئے ہیں۔ وہاں پر اب یہ حال ہے کہ 300 مریض waiting میں ہیں جن کے آپریشن ہونے ہیں۔ اس بات کو چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اسی لئے باقی projects onground نہیں آ رہے۔ اگر آپ اچھے پراجیکٹ بنا رہے ہیں تو وہ ground پر کیسے آئیں گے کیونکہ لوگوں کو پتا ہی نہیں چل رہا کہ آپ کچھ

کام کر رہے ہیں۔ جب تک آپ ان کی proper implementation نہیں کروائیں گے تب تک کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ آپ پھر اسمبلی کو ہی بند کر دیں کیونکہ اسمبلی اور بجٹ لانے کا مقصد کیا ہے؟ جو بجٹ آپ نے یہاں سے پاس کر دیا ہے اُس کو implement ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں کمیٹی بناتے ہیں جس میں ممبران opt کر لیتے ہیں جبکہ میں خود بھی اس کمیٹی کو follow کروں گا۔ ہم اسمبلی میں ایسے ہی آجاتے ہیں اور آٹھ دس لوگوں کو کورونا کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ اس کو serious لینا پڑے گا۔ آپ کی حکومت کی performance لوگوں کو تب نظر آئے گی جب on the ground کام ہو گا۔ جو پیسا ہم نے approve کیا ہوا ہے وہ کمیٹیوں میں پھر تا رہے گا تو کیسے کام ہوں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے کہ ایک دفعہ جب بجٹ پاس ہو جاتا ہے پھر اس میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ پچھلے دَور میں یہ ہوا تھا کہ ایک سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ بنادی گئی تھی جو منصوبوں کو بھی چیک کرتی تھی اور releases کو بھی چیک کرتی تھی۔ میرے خیال میں یہ رکاوٹ ہے جس کو streamline کیا جا سکتا ہے۔ جیسے آپ نے حکم دیا ہے تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ streamline کریں گے۔

جناب سپیکر: جو رکاوٹ ہے اسی کی وجہ سے کام خراب ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کو streamline کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر نے لکھ کر دیا ہے کہ یہ کام فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کرنا چاہئے تھا لہٰذا انہوں نے performance بالکل نہیں دینی کیونکہ فنانس والے بجٹ نہیں دیتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ سے guidance لے کر انشاءاللہ ان معاملات کو ٹھیک کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ہاؤس کی منظوری سے کمیٹی بنا لیتے ہیں۔ میرے خیال میں جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں جو already سپیشل کمیٹی نمبر 12 بنی ہوئی ہے یہ معاملہ اسی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت سارے منصوبے ہیں جو اس حکومت نے اور اس سے پچھلی حکومت نے پاس کئے ہیں اور ان پر بجٹ تو رکھ دیئے گئے ہیں مگر بعد میں حکم ہوا کہ سب کو wind up کر دو۔

جناب سپیکر: جی وہ کمیٹی بنادی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5409 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ PESSI سے تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5409: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں PESSI سے تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے یہ کارکن کس کس فیکٹری/کارخانہ / ادارے کے ملازم ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں / کارخانوں اور اداروں سے کتنی رقم PESSI نے مالی سال 20-2019 میں وصول کی تھی ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ادارہ / کارخانہ / فیکٹریز وار بتائیں؟

(ج) ان فیکٹریوں کی چیکنگ کس کس آفیسر نے کب کب کی تھی، ان میں کتنے کارکن تحفظ یافتہ تھے اور کتنے غیر قانونی کام کر رہے تھے اس بابت محکمہ نے کیا ایکشن لیا تھا؟

(د) کیا حکومت ان اداروں / فیکٹریوں / کارخانوں کی مکمل چیکنگ دوبارہ کروانے اور اصل صورتحال سے آگاہ فرمانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی)

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد-/47,296ہے یہ کارکن4026 فیکٹریز/کارخانے اور ادارے کے ملازم ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ سے ادارہ سوشل سکیورٹی نے مالی سال 20-2019 میں ریگولر آمدن کی مد میں-/46,45,05,902روپے وصول کئے ہیں، تفصیل رقم علیحدہ علیحدہ ادارہ/کارخانہ ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان فیکٹریوں کی چیکنگ متعلقہ ایریا کے افسران نے سالانہ کرنی ہوتی ہے آخری بار چیکنگ مالی سال 20-2019 میں کی تھی جس جس فیکٹری یا اداروں میں غیر قانونی ورکرز پائے گئے ان اداروں/فیکٹریوں کو کم ادائیگی برائے ورکرز کی مد میں مبلغ -/2,64,27,337روپے وصول کئے گئے فیکٹری وار نام آفیسر اور تاریخ چیکنگ مع رقم وصولی کی تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں!ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی فیکٹریوں اور کارخانوں کی مکمل چیکنگ سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 سیکشن نمبر22(5) کے تحت کرتا ہے اور محکمہ ہذا کے آفیسر سالانہ انسپکشن ایک سال میں صرف ایک دفعہ کرنے کا مجاز ہے اور وہ بھی صرف آخری دو سال کے ریکارڈ کی انسپکشن کر سکتے ہیں۔ محکمہ ہذا کے آفیسر ہر سال تمام اداروں کی انسپکشن کرتے ہیں اور جہاں پر فرق نظر آتا ہے ورکر کی تعداد میں وہاں پر کم ادائیگی کی رقم وصول کرتے ہیں ورکر کی تعداد بڑھا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق4026 فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 47296 ہے۔ اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں جو ریکوری لکھی ہے وہ تقریباً46 کروڑ 45لاکھ 5ہزار902روپے وصول کئے گئے ہیں اور اس کے

بعد (ج) جز میں جو ریکوری لکھی ہے اس کے مطابق تقریباً 2 کروڑ 64 لاکھ 27 ہزار 337 روپے وصول ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ان سے یہ ہے کہ کیا یہ رقم خزانہ میں جمع ہوتی ہے یا گوجرانوالہ کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ سوشل سکیورٹی کا ایک ہسپتال گوجرانوالہ میں ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر operation theatres کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے ایک ضمنی سوال کرلیں اس کے بعد دوسرا سوال کر لیجئے گا۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! جو رقم جمع ہوتی ہے وہ کہاں جمع ہوتی ہے اور کہاں خرچ ہوتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ڈیپارٹمنٹ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ پیسے نہیں دیتا یہ ڈیپارٹمنٹ خود ہی کنٹری بیوشن کے ساتھ پیسے generate کرتا ہے، اس میں صرف ایک ہی specific element آیا تھا وہ بھٹوں کے حوالے سے تھا جو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے دینے تھے otherwise اس کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ادارہ فنڈز self-generate ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے گوجرانوالہ کے حوالے سے سوال کیا ہے کہ 4026 فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 47296 ہے اور اس کی کنٹری بیوشن کیسے ہوتی ہے؟ اس میں جتنی بھی کنٹری بیوشن ہوتی ہے یہ ہمارے ہی ادارے سوشل سکیورٹی میں جمع ہوتے ہے۔ سال جون 2014 تا جون 2017 تک جو رجسٹرڈ کارکنان تھے ان کی کل تعداد 180110 تھی جن میں صرف 93000 کو R5 کارڈ issue ہوا تھا اور سال جون 2018 سے سال نومبر 2020 تک اس کی تعداد 184000 ہو گئی ہے۔ چار سے ساڑھے چار ہزار کارکنان رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور ان میں سے 151000 کو R5 کارڈ ملے ہیں جن کی تعداد تقریباً 60 ہزار ہے ان کی اس period کے اندر R5 کارڈ کی رجسٹریشن ہوئی ہے۔ جو collection ہوتی ہے وہ ڈیپاڑٹمنٹ کے اندر رہوتی ہے

اور وہ ان کارکنان کی فلاح و بہبود پر ہی خرچ ہوتی ہے۔Basically ہم ایک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہی ہیں اور ہیلتھ کے حوالے سے ہی خرچ کرتے ہیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر!جو میں نے پوچھا ہے انہوں نے اس کا جواب دیا نہیں ہے۔میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ رقم کہاں جمع ہوتی ہے اور کہاں خرچ ہوتی ہے؟ یہ تفصیل سے بتا دیا جائے کیونکہ یہ 59 کروڑ روپے بنتے ہیں جو گوجرانوالہ سے چار ہزار فیکٹریوں میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں پر 47ہزار 296مزدور ہیں تو کیا یہ ان کی فلاح بہبود کے لئے خرچ ہوتے ہیں یا کہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور کہاں جمع ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!مختصر بتادیں کہ کہاں جمع ہوتے ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!یہ پیسے سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی جمع ہوتے ہیں،سوشل سکیورٹی کا اپنا ہی اکاؤنٹ ہے اور وہ لیبرز پر خرچ ہوتی ہے۔یہ پابندی نہیں ہے کہ اگر کہیں سے رقم collect ہو رہی ہے تو وہیں کے ایریا پر ہی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ویسے آپ میری بات سنیں۔میں نے سوشل سکیورٹی کے پیسے کا ایک طریق کار بنایا تھا جب 2002 میں میری گورنمنٹ آئی۔پہلے یہ ہو رہا تھا کہ جہاں پر مزدور اور جہاں پر فیکٹریاں ہیں وہاں پر پیسے نہیں لگ رہے تھے بلکہ اور جگہ پر لگ رہے تھے۔میں نے آکر اس کو change کیا تھا کہ جہاں پر فیکٹریاں ہیں وہیں پر سوشل سکیورٹی کے ہسپتال بنیں،وہیں ان کے لئے لیبرز کالونیاں بنیں،یہ ہم نے کر دیا تھا اور یہ کیا ہوا گراؤنڈ پر ہے۔آپ کو اس کو follow up کرنا چاہئے تھا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!اسی پر ہی already عمل درآمد ہو رہا ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال ہے اور میں آپ سے مطمئن ہوں لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں!آپ مطمئن ہو جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال انہیں تو کر لینے دیں۔ آپ کو پتا ہے کہ رولز کے مطابق صرف تین ضمنی سوال ہونے ہیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! میرا ابھی دوسرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ٹھیک ہیں۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی ہسپتال ایک ہے تو مجھے بتادیں کہ وہاں پر کتنے سرجن ڈاکٹر ہیں اور کیا وہاں کوئی سرجن کوالیفائیڈ ہے یا مجھے یہ بتادیں کہ کیا وہاں پر کوئی ٹی بی کا specialist ہے؟ جیسا کہ 47ہزار 296 وہاں پر مزدور ہیں جن کے لئے تمام رقم اکٹھی ہوتی ہے تو کیا ان کے علاج معالجے کے لئے وہاں پر یہ سہولیات موجود ہیں تفصیل سے بتادیا جائے یا یہ وہاں پر میرے ساتھ چلیں، یہاں پر سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ والے بھی آئے ہوں گے یہ وہاں پر visit کر لیں اور مجھے وہاں پر مطمئن کر کے جائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال ہے اور اگر یہ پوری detail لینا چاہیں گے تو پوری detail ان کو ملے گی کہ اس ہسپتال میں کون کون سے specialists ہیں، کتنا علاج ہو رہا ہے ویسے ہم overall چیک کرتے رہتے ہیں جو کہ بہت بہتر ہیں۔ باقی ہسپتال کے علاوہ ہماری ڈسپنسریاں فیکٹریوں کے اندر بھی ہوتی ہیں تو ہمیں ایسا کوئی issue نہیں آتا جب آتا ہے تو اس پر کام کرتے ہیں لیکن جو سوال ہے اس کی ایک لمبی detail ہے ویسے میں ضمنی طور پر تو ایک detail لے کر آیا ہوں کہ ہمیں کہاں کہاں سے پیسے آتے ہیں اور کس کس جگہ پر خرچ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ سمجھ گئے ہیں۔ جناب محمد نواز چوہان! آپ ان کو تھوڑا ٹائم دے دیں وہ ٹھیک کرا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک پہلے سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ سوال کی جز(ج) دیکھیں کہ جو فاضل ممبر نے سوال کیا ہے وہ اصل میں یہ ہے کہ ان میں کتنے کارکن تحفظ یافتہ تھے اور کتنے غیر قانونی کام کر رہے تھے اور اس بابت محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے تو میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ مالی سال 20-2019 میں 46,45,05902 روپے کی collection کی جو انہوں نے اس سے ورکرز کی مد میں ریکوری کی تو جب انہوں نے غیر قانونی حوالے سے چیکنگ کی جو اس میں 2,64,27,337 روپے ایک سال میں مزید recover کئے۔ اب محکمہ نے یہ ملی بھگت خود کی اور انہوں نے خود ورکرز چھوڑے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات سنیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے بات تو سن لیں۔ دیکھیں! 20-2019 میں انہوں نے کہا کہ ہم نے ریکور کیا اور یہ ریکوری آپ والی پرانی تھی جو آپ نے 2018 کی کرنی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مالی سال 20-2019 کا معاملہ ہے مالی سال 2018 کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: 2018 میں تو الیکشن ہوا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ 2018 میں تو آ چکے تھے۔ اب 19-2018 ایک سال ہے اور current year 2019-20 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات نہیں بنتی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اچھا میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ پوائنٹ آؤٹ ہوا، جو ملازم انہوں نے کم گنے جن کی ریکوری بعد میں لی گئی، جن افسران نے یہ نااہلی اور نالائقی کی ان کے خلاف محکمہ نے کیا ایکشن لیا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ریکوری تو کی ہے آپ اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ایکشن کیا لیا؟

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 5722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: صنعتی کارکنوں
کے زیر تعلیم بچوں کو وظائف دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*5722: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات / وظائف ویلفیئر فنڈز سے دیئے جاتے ہیں؟

(ب) سال 19-2018 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو کیا کیا سہولیات / وظائف دیئے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139ویں میٹنگ منعقدہ 27.12.2017 کو صنعتی کارکنوں اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے SOPs منظور کئے۔ جس کے مطابق 19-2018 کے دوران تعلیمی وظائف مندرجہ ذیل شرح سے دیئے گئے۔

کیٹیگری۔ I	انٹر میڈیٹ لیول کے لئے	1600روپے ماہور
کیٹیگری۔ II	گریجویشن لیول کے لئے	2500روپے ماہور
کیٹیگری۔ III	ماسٹر لیول کے لئے	3500روپے ماہور

اس کے علاوہ طلباء کو دیگر اخراجات (ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہاسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس کمپیوٹر

فیس وغیرہ) بھی ادا کئے گئے جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے گئے۔

(ب) سال19-2018کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیلات درج ذیل ہے:

وظائف کی تفصیل

رقم	کیسز کی تعداد
5,81,44,612	565

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر محنت وانسانی وسائل سے جو سوال تھا، وہ صنعتی کارکنوں کے جو زیر تعلیم بچے ہیں ان کو جو سہولیات، وظائف یا مختلف مراعات ڈیپارٹمنٹ جس طرح دیتا ہے تو اس حوالے سے میں نے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں اور میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر محنت وانسانی وسائل سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے سوال کے جز (الف وب) میں تفصیل بیان فرمائی ہے۔ وہ نامکمل ہے میں نے بڑا واضح طور پر ان سے پوچھا تھا کہ صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات وظائف ویلفیئر فنڈ دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کیٹیگریز تو بتا دیں کیٹیگری-I انٹر میڈیٹ لیول، کیٹیگری-II گریجویشن لیول، کیٹیگری-III ماسٹر لیول، اسی طرح جز (ب) میں انہوں نے جو تفصیل پورے ہاؤس کو بیان کی ہے اگر آپ اس کو دیکھیں گے تو اس میں ایک رقم انہوں mention کی ہے 5,81,44,612 اور آگے صرف کیسز کی تعداد mention کر دی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی آگے کوئی تفصیل نہیں ہے کہ ضلع رحیم یار خان جو کہ پانچ ملین پلس کی آبادی کا ضلع ہے اس میں صنعتی حوالے سے بہت زیادہ business activity

generateہوتی ہیں خواہ وہ شوگر ملز کے حوالے سے ہو، فلور ملز کے حوالے سے ہو، ginning کے حوالے سے ہو، رائس ملز کے حوالے سے ہو مگر آپ یہ تفصیل دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو اس کا breakdownہے اس سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر کا جو سوال تھا اُس کے حوالے سے ہم نے بیان کر دیا ہے لیکن اگر معزز ممبر furtherکسی detailکی بات کر رہے ہیں ویسے ہمارے جو لیبرز کے سکولز ہیں کسی جگہ تک میٹرک اور کچھ ایف ایس سی، ایف اے تک تعلیم دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ وہاں چونکہ بزنسز کافی ہیں تو اُس میں کیسز کی اتنی کم تعداد ہو نہیں سکتی جو آپ نے جواب میں 565 کیسز لکھے ہیں اُس کے تحت جو پیسے پانچ کروڑ روپے ہیں تو یہ تعداد صحیح نہیں ہے۔ جی، سید عثمان محمود یہی تعداد کی بات ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا تھا565 کیسز پورے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں اور رقم5,81,44,612روپے ہیں تو یہ تعداد کچھ سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔Based on the business activity generated by the districtتو یہ تعداد۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس کو دوبارہ چیک کر لیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کرتا ہوں، کوشش کرتا ہوں اگر معزز ممبر مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر ان کا سوال آجائے گا۔ جیسے میں بتا رہا تھا کہ ایف اے کے بعد ورکر کا بچہ کسی بھی جگہ پر تعلیم حاصل کرتا ہے اُن کے لئے جو فنڈز ہیں اُس میں سے اُن کو سکالرشپ گرانٹس دیتے ہیں۔ جب کیسز آتے ہیں پھر وہ کیسز چیکنگ میں جاتے ہیں ڈی جی لیبر جو ہمارا وہاں پر ہوتا ہے ڈسٹرکٹ کا لیبر آفیسر اُن کیسز کو چیک کرتا ہے پھر وہ کیسز ہمارے پاس بورڈ میں آتے ہیں بورڈ کی گورننگ باڈی میں پھر اُن کی approvalہوتی ہے اُس کے بعد اُنہیں یہ چیزیں ملتی ہیں۔ اب یہ dependکرتا ہے کہ کتنے لیبر کے بچے ہیں اور کتنوں

نے وہاں apply کیا ہے ؟اب اس کی جو further detail ہیں وہ معزز ممبر کے ساتھ share کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب !یہ جو آپ نے جز(ب) میں تفصیل دی ہے اس کو دیکھیں یہ 2018-19 کی تفصیل ہے یہ آپ کی حکومت سے پہلے کی تفصیل ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر!کس سے پہلے کی تفصیل ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جز(ب) میں جو تفصیل دی ہے کہ سال 2018-19 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیل جو نیچے دی ہے۔ یہ تو پھر 2018 کی ہے آپ اپنی حکومت کی latest تفصیل بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر !latest 2019-20 کیسز کی تعداد 583 ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جز(ب) میں جو لکھا ہوا ہے آپ اس کو ذرا پڑھیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر!یہ اس میں نہیں ہے لیکن جو اس کی اگلی 2019-20 کی تفصیل ہے میں وہ بھی ساتھ لے آیا ہوں۔یہ ایڈیشنل انفارمیشن 2019-20 کی ہے کیسز کی تعداد 583 ہے۔اس پر 7 کروڑ 52 لاکھ 61 ہزار دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن یہ پوری تفصیل نہیں ہے اتنے کیسز نہیں ہیں یہ آپ کو ری چیک کرنا پڑے گا کہ اتنی لیبر نہیں ہے یہ تو ایک فیکٹری کی بھی نہیں بنتی۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!اگر مجھے ضمنی سوال کی اجازت ہو؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!چلیں انہوں نے یہ نمبر دے دیا ہے آپ میرے سے بہتر سمجھتے ہیں کہ یہ sense make نہیں کرتی، یہ تو شاید ایک فیکٹری کے لیبر کے بچوں کی تعداد بھی اس سے زیادہ ہو۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال معزز منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ چلیں یہ پرانی تفصیل ہے ان کی حکومت نہیں تھی اب تو ان کی حکومت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ پھر بعد میں اس کا جواب دے دیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوال اور اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ کے تحت

لاہور اور راولپنڈی میں موصولہ شکایات سے متعلقہ تفصیلات

*5762: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 کے تحت یکم جنوری سے 30۔اگست 2020 تک دوران لاہور اور راولپنڈی میں محکمہ کو شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے ان شکایات کا ازالہ کس طرح کیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 کے تحت یکم جنوری سے 30۔اگست 2020 تک لاہور ریجن کے پانچ اور راولپنڈی کے ایک ڈائریکٹوریٹ میں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ کسی بھی ڈائریکٹوریٹ میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہٰذا کوئی تفصیل بھی نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن اضلاع میں

دفاتر روزگار مع سٹاف و عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1098: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال، ضلع اوکاڑہ، اور ضلع پاکپتن میں دفتر روزگار قائم کیا گیا ہے اگر ہاں تو یہ کب سے قائم ہیں ان دفاتر میں مینجر و دیگر سٹاف کب سے تعینات ہیں کتنی پوسٹ خالی کب سے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اِن دفاتر میں بے روزگار افراد کو رجسٹرڈ کر کے خالی اسامیوں کی باقاعدہ عوام الناس کو اطلاع دی جاتی ہے اگر ہاں تو سال 2020 میں کتنے بے روزگار افراد کو اطلاع دی گئی اور کتنے افراد کو روزگار فراہم ہوا؟

(ج) کیا محکمہ اور حکومت ضلع ساہیوال میں ان خالی اسامیوں کی اطلاع کے لئے دفتر روزگار کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) دفاتر روزگار پنجاب بھر میں 1961 میں قائم کئے گئے تھے۔ بعد ازاں حکومت پنجاب نے 1994 میں ان دفاتر کو بند کر دیا۔ سال 2000 میں حکومت پنجاب نے پاکستان آرمی کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے essential services سے متعلق افراد کے اعداد و شمار کے لئے دفتر روزگار کو محدود سٹاف کے ساتھ بحال کر دیا اور ان کے ذمہ The Essential Personnel (Registration) Ordinance,1948 کے تحت ہنرمند افراد کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ اس کام کے لئے ساہیوال ڈویژن میں تعینات سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع	عہدہ	ٹوٹل اسامیاں	تعیناتی
ساہیوال	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	01	اگست 2008 سے خالی ہے
	اسسٹنٹ	01	تعینات

اوکاڑہ	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	01	جولائی2014 سے خالی ہے
	اسسٹنٹ	01	2005سے خالی ہے
پاکپتن	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	01	تعینات

(ب) جیسا کہ جز(الف)میں وضاحت کی جاچکی کہ بیروزگار افراد کی رجسٹریشن اور اسامیوں کو مشتہر کرنے کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

(ج) حکومت ضلع ساہیوال میں دفتر روزگار کو بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ لیبر کے تحت

ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1122: محترمہ ساجدہ بیگم: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان سے کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کی سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اسامیوں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی کا ایک ہسپتال جو کہ بلاک نمبر6 جوہر آباد میں واقع ہے اور پانچ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سوشل سیکورٹی ڈسپنسری کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد
2. سوشل سیکورٹی ڈسپنسری پاک کویت ملز جوہر آباد
3. سوشل سیکورٹی ڈسپنسری پائنیر سیمنٹ فیکٹری چکی ضلع خوشاب
4. سوشل سیکورٹی ڈسپنسری اولیپیا کیمیکل لمیٹڈ
5. سوشل سیکورٹی ڈسپنسری جوہر آباد

(ب) ضلع خوشاب میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے تحت 30,000 کارکن مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد 20-2019 کا کُل بجٹ 90,006,000 ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں 21 اسامیاں خالی ہیں جن کی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے سکیل 1 تا سکیل 15 تک کی اسامیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور مزید بر آں سکیل 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کرتا ہے جیسے ہی حکومت پنجاب بھرتیوں سے پابندی ختم کرتی ہے ادارہ ہذا بھرتیوں کا آغاز کر دے گا۔

گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے سکولز، ڈسپنسریاں اور ہسپتال کی تعداد نیز مع سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1135: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے کتنے سکول، ڈسپنسریاں اور ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) ان میں تعینات ملازمین کو حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے تحت جو ہسپتال ہیں وہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(و) کیا ان ہسپتالوں میں سرجری کی سہولت موجود ہے کیا ان میں ایکسرے مشین، ECO، الٹرا ساؤنڈ اور دیگر طبی مشینری موجود ہے ان میں حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کرے گی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) i- گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے تحت 09 ورکرز ویلفیئر سکولز کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	سکول کا نام	پتا
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	پیپلز کالونی، گوجرانوالہ
2-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	پیپلز کالونی، گوجرانوالہ
3-	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ
4-	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	پیپلز کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	پیپلز کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
7-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
8-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
9-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	وزیر آباد

ii- گوجرانوالہ میں سوشل سیکورٹی کا ایک ہسپتال ہے جو کہ 100 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سیکورٹی کی 16 میڈیکل سنٹر / ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈسپنسریاں	ایڈریس
1-	سوشل سیکورٹی ڈائریکٹوریٹ میڈیکل ونگ	سول لائن ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
2-	سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر	سرگودھا لاہور روڈ ٹھٹھہ خیرو متمل پنڈی بھٹیاں
3-	سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر	گلشن کالونی بلمقابل انکم ٹیکس آفس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
4-	سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر	نظام آباد، بلمقابل گورنمنٹ کالج وزیر آباد
5-	سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر	273-31/A ماڈل ٹاؤن
6-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر (2 قلعہ چند) گوجرانوالہ
7-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	جی ٹی روڈ کاموکی
8-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	گلزار کالونی سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ
9-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	سٹی کالج روڈ بلمقابل بھٹہ پلازہ گوجرانوالہ
10-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	کلاسکس آباد نزد گلشن پارک شاہین آباد گوجرانوالہ
11-	سوشل سیکورٹی ڈسپنسری	جی ٹی روڈ سول لائن منیر چوک گوجرانوالہ
12-	سوشل سیکورٹی ایمرجنسی سنٹر	ایمن آباد گوجرانوالہ
13-	سوشل سیکورٹی ایمرجنسی سنٹر	عالم پورہ جلال پور بھٹیاں
14-	سوشل سیکورٹی ایمرجنسی سنٹر	گوجرانوالہ روڈ علی پور
15-	سوشل سیکورٹی ایمرجنسی سنٹر	بدر 313 کارن پراڈکٹس جی ٹی روڈ گکھڑ
16-	سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر	ماڈل ٹاؤن حافظ آباد

(ب) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے تحت 09 ورکرز ویلفیئر سکولز کے لئے مالی سال 2020-21 میں مبلغ -/433,503,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کے لئے مالی سال 2020-21 کا ٹوٹل بجٹ مبلغ -/36,85,63,000 روپے ہیں اور ڈسپنسریز کے لئے مالی سال 2020-21 میں 65 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) ورکرز ویلفیئر سکولز میں خالی اسامیوں کی تعداد 58 ہے جسکی تفصیل عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ٹوٹل 51 اسامیاں خالی ہیں اور سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں میں دس اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ورکرز ویلفیئر سکولز میں تعینات ملازمین کو درج ذیل سہولیات مہیا کی جارہی ہیں:

تنخواہ و الاؤنسز بمطابق سرکاری سکیل مع ہاوس ایکوزیشن، ٹیچنگ الاؤنس، کنوینس الاؤنس بمطابق ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد

پیشگی / قرضہ جات برائے گھر، گاڑی اور موٹر سائیکل

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے تمام تعلیمی اخراجات

چھٹیاں بمطابق پنجاب لیو رولز 1981 (ترمیمی)

اس کے علاوہ ان سکولوں میں تعینات ملازمین کے بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات دی جا رہی ہیں۔

مفت کتب / کاپیاں، مفت سٹیشنری، مفت یونیفارم، مفت ٹرانسپورٹ

ان میں تعینات ملازمین کو حکومت / ادارہ سوشل سکیورٹی مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کررہا ہے

ان ڈور علاج معالجہ، کرانک بیماری کی صورت حال میں علاج معالجہ

سکالرشپ، ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی کا ایک ہی ہسپتال ہے جو کہ 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(و) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	سرجری	2۔	ایکسرے
3۔	الٹراءساؤنڈ	4۔	ایکو
5۔	ڈائیلسز	6۔	آئی سی یو
7۔	گائنی		

لاہور: رائل پام کلب ملتان روڈ میں ملازمین کی تعداد اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

1145: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائل پام کلب واقع ملتان روڈ لاہور میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟

(ب) ان ملازمین کی کم از کم کتنی تنخواہ ہے؟

(ج) کیاان ملازمین کے پاس سوشل سکیورٹی کارڈ موجود ہیں؟

(د) ان ملازمین سے کتنے گھنٹے کام لیا جاتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) رائل پام کلب واقع 52 کنال روڈ مغل پورہ لاہور میں کل ملازمین کی تعداد 351 ہے۔

(ب) رائل پام کلب لاہور کے ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کم از کم مبلغ -/17500 روپے ہے۔

(ج) جی ہاں! ان ملازمین کے پاس 168 سوشل سکیورٹی کارڈ موجود ہیں۔

(د) رائل پام کلب لاہور کے ملازمین تین شفٹوں میں کام کرتے ہیں اور ہر شفٹ کا دورانیہ آٹھ گھنٹے ہے۔

فیصل آباد: سوشل سکیورٹی ہسپتال
مدینہ ٹاؤن میں ایم ایس کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1185: محترمہ رخسانہ کوثر: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد کے ایم ایس کا نام اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ایم ایس آکسیجن سلنڈروں کی خریداری میں کرپشن کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت انکوائری کی گئی جس میں موصوف گنہگار ثابت ہوئے؟

(ج) موصوف پر الزام ثابت ہونے کے بعد ان کو کیا سزا دی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد کے ایم ایس کی تعیناتی حکومتی ٹرانسفر پالیسی کے برعکس ہے کیونکہ حکومتی ٹرانسفر پالیسی کا دورانیہ تین سال ہے جبکہ موصوف عرصہ دراز سے اس سیٹ پر براجمان ہیں؟

(ہ) کیا حکومت موصوف کو ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے ایم ایس کا نام ڈاکٹر اعجاز ممتاز شیخ ہے جو کہ مورخہ 21.05.2019 سے سوشل سکیورٹی ہسپتال میں تعینات ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہ ہے کہ موجودہ ایم ایس آکسیجن سلنڈروں کی خریداری کے حوالے سے کرپشن کے مرتکب ہوئے اور کسی قسم کے گنہگار ثابت ہوئے۔

(ج) ڈاکٹر موصوف پر دوران انکوائری کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔

(د) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ایک خود مختار ادارہ ہے اور ادارہ اپنی پالیسی کے تحت ہی ایم ایس اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کرتا ہے۔

(ہ) ادارہ ہذا کی گورننگ باڈی ہے جو کہ سپریم قانونی باڈی ہے جو کہ ادارہ کی پالیسیاں وغیرہ مرتب کرتی ہے اور ادارہ گورننگ باڈی کے احکامات اور فیصلوں پر عمل کرتا ہے تاہم ڈاکٹرز اور ایم ایس کی ٹرانسفر کا اختیار کمشنر PESSI کے پاس ہے اور ایم ایس ہذا کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ کے گھر پر دو ماہ بعد دوبارہ انٹی کرپشن کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! موجودہ اسمبلیوں کو اڑھائی سال ہونے کو ہیں، 2018 کا الیکشن ایک خاص ماحول میں ہوا جس میں مخالفین کو چور اور ڈاکو کے القابات سے نوازتے ہوئے اُس مہم کا آغاز کیا گیا، میں اُس کو چھوڑتا ہوں۔ پاکستان میں کسی شریف آدمی کی پگڑی محفوظ نہ رہی لیکن اڑھائی سال بعد وہ جو گردان تھی آج ایک نئی سطح کو چھو رہی ہے اب وہ چور ڈاکو کی گردان، وہ الفاظ تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ اب سیاسی انتقام کا روپ دھار چکی ہے اور جیسے ہی ملک کے اندر سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہوا اپوزیشن کی مختلف سیاسی جماعتوں نے ایک سیاسی اتحاد کی تشکیل کی جو کہ جمہوری معاشروں میں ایک روٹین کا عمل ہے۔ ویسے ہی حکومت نے جو اپوزیشن کے متحرک راہنما تھے، ایم پی ایز تھے، ایم این ایز تھے ایک لامحدود انتقامی کارروائی کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر! میں نے دو ماہ پہلے اسی اجلاس میں آپ اجلاس چیئر کر رہے تھے گوجرانوالہ کے ایک واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ جناب عمران خالد بٹ جو اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اُن کی بیمار والدہ کی موجودگی میں انٹی کرپشن پنجاب نے جس طرح سے وہاں دھاوا بولا تھا ہم آپ کے شکر گزار ہیں اُس وقت آپ نے اس پر نوٹس بھی لیا تھا لیکن ٹھیک دو ماہ بعد وہی دوبارہ گوجرانوالہ میں اُسی گھر پر وہ عمل دُہرایا گیا ہے، اُس سارے معاملے کی فوٹیج ہمارے پاس موجود ہے۔ معاملہ یہاں تک محدود نہیں رہا پہلے ہر ایم پی اے کا بازو مروڑنے کے لئے نیب کو استعمال کیا جا رہا تھا اب اُس میں انٹی کرپشن پنجاب کو پوری طرح سے involve کیا گیا ہے۔ ہمارے ایم پی اے میاں نوید صاحب کو ایک اے سی

کے ساتھ جھگڑے کے حوالے سے زیر عتاب لانے کی کوشش کی گئی وہ حقائق بھی انشاءاللہ تعالیٰ سامنے لائیں گے، انہوں نے تحریک استحقاق دی ہے میں اس لئے اس پر مزید بات نہیں کروں گا کہ وہ تحریک استحقاق میں اُس کمیٹی کے سامنے ساری صورتحال آجائے گی۔ ہمارے ایکس ایم این اے مدثر قیوم ناہرہ کے اوپر بے بنیاد کیس پر وہی انٹی کرپشن حرکت میں آیا اور اس وقت وہ گرفتار ہیں، ہمارے ایم پی اے جناب نصیر احمد اس ہاؤس کے ممبر ہیں اُن کو نوٹسز مل رہے ہیں۔ یہ ایک لمبی لسٹ ہے اور پھر پرسوں لاہور کے ملک سیف الملوک کھوکھر کے گھر کے اوپر دھاوا بولا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر غیر قانونی ہے کسی قانونی ضابطے کے مطابق اس کو نہیں بنایا گیا، ایک طرف ملک سیف الملوک کھوکھر کا گھر وہ غیر قانونی قرار پاتا ہے اور دوسری طرف پوری قوم کے لئے شرم کی بات ہے کہ وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے یہ میں حقائق جو بیان کرنے جارہا ہوں اس میں سے ایک بھی بات اور یہ میں چیلنج سے بیان کرنے جارہا ہوں وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے، اُس کو چیئر وزیراعظم کرتے ہیں اور وہاں پر سی ڈی اے کا ایک by-laws کا بل وفاقی کابینہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ Islamabad Capital Residential Sectors Zoning Laws کے نام سے بل اُس کابینہ کے اجلاس میں آتا ہے اگر آپ اُس کو پڑھیں تو اُس کے اندر جو zoning کی جاتی ہے اُس میں بنی گالہ کا جو 300 کنال کا وزیراعظم کا گھر ہے اُس کی ریگولرائزیشن کے لئے گنجائش پیدا کی جاتی ہے۔ یہ میں اس floor کے اوپر بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اور پھر وزیراعظم کے اُس 300 کنال کے گھر پر by laws کے ہوتے ہوئے، اگر میں وزیراعظم کا comparison خسرو بختیار سے کروں تو میرے خیال میں وزیراعظم سے تو خسرو بختیار اچھے ہیں کیونکہ جب شوگر کے حوالے سے اجلاس ہو رہا تھا اور ان کے علم میں آیا کہ ان کے اور پنجاب کے وزیر خزانہ کی فیکٹری کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو وہ اُٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے لیکن ہمارے وزیراعظم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ جب ان کے گھر کا معاملہ چل رہا تھا تو وہ اٹھ کر چلے جاتے اور کابینہ اجلاس کی صدارت نہ کرتے۔ پھر اس میں کیا کیا گیا؟ آپ ریگولرائزیشن کے ریٹ دیکھیں کہ اس کا -/106 روپے فی square فٹ ریٹ لگایا گیا اور 300 کنال کے گھر کو ریگولرائز کرنے کے لئے خود اجلاس کی صدارت کی جس کی ٹوٹل فیس 12 لاکھ روپے بنتی ہے۔ وزیراعظم خود چیئر کر کے اس کو 12 لاکھ روپے میں ریگولرائزیشن کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!اس پر بات ہوگئی ہے۔ان کی ریگولرائزیشن تو ہوگئی ہے اگر آپ کی بھی کوئی ریگولرائزیشن ہونے والی ہے تو آپ بھی کروالیں۔(قہقہہ)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میں اسی طرف آرہا تھااور میں یہی بتانے لگا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!سپریم کورٹ میں باقاعدہ اس پر بہت بحث چلی تھی کہ اس کو ریگولرائز کروائیں۔باقی جو انٹی کرپشن والی بات ہے جناب محمد بشارت راجہ نے اس کو take up کیا تھااور اسے کمیٹی کو refer کر دیا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ نے جو سوال اُٹھایا ہے میں وہی بات کرنے لگا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں،وہ بات تو ہوگئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ نے ابھی کہا تو ہے لہٰذا ہم نے بھی تو کسی کی ریگولرائزیشن کروانی ہے کیونکہ وزیراعظم نے تو خود ہی اجلاس کی صدارت کر کے اپنے گھر کو ریگولرائز کر لیا تو ہمیں بھی تو کسی کا کرنا ہے تو میں اس کا بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!پتا کیا ہے کہ آپ میری بات سنیں کہ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!انہوں نے اڑھائی سالوں میں لوگوں کی جھونپڑیاں گرادی ہیں اور لوگوں کے کاروبار تباہ کر دیئے ہیں۔اگر وزیراعظم کا گھر قانونی ہو سکتا ہے تو پاکستان اور بالخصوص پنجاب میں جتنے LDAs ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!اس کے ساتھ اسے compare نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہر ایک کا الگ الگ کیس ہوتا ہے۔اگر آپ کی دس سالہ حکومت کے اس طرح کے کیس نکالیں گے تو پھر آپ کو واپس کرنا پڑے گا لہٰذا یہ کیس نہ کھلوائیں۔میری گل سنو کٹانہ کھولو ورنہ بڑا کچ نکل آنا اے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!جن لوگوں کے اڑھائی سالوں میں کاروبار تباہ کئے گئے اگر کوئی دکانیں یا پلازے تھے تو کیا وہ ریگولرائز نہیں ہو سکتے تھے؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اورنج لائن ٹرین منصوبے میں جو آپ نے لوگوں کی دکانیں تباہ کیں ان کو بھی تو دیکھیں، وہ لوگ آج تک رو رہے ہیں ان کو ابھی تک پیسے نہیں ملے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بنی گالہ سے کون سی اورنج لائن ٹرین گزر رہی تھی؟

جناب سپیکر: اگر آپ اس طرح کی باتیں کریں گے تو پھر ساری باتیں ہی ہوں گی۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے کیونکہ آپ کے دس سالہ دور میں بھی یہی ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بنی گالہ سے کون سی اورنج لائن ٹرین یا میٹرو بس گزر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اگر آپ نے کھوکھر کے گھر کا کیس لانا ہے تو اس حوالے سے باقاعدہ کوئی چیز دیں پھر ایل ڈی اے کی طرف سے جواب آجائے گا کہ پہلے اس کی situation کیا تھی، یہ کب بنی اور سب کچھ کب ہوا ہے؟ پھر سارا کچھ آجائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں میں آپ سے سوال پوچھ لیتا ہوں کہ کیا وزیراعظم کو یہ چیز زیب دیتی تھی کہ خود اپنی سربراہی میں اپنے گھر کے law کو منظور کریں؟

جناب سپیکر: چلیں، اس بات کو چھوڑیں۔ جب آپ نے منسٹر صاحب سے کوئی بات پوچھنی ہو تو پہلے آپ اس بارے میں لکھتے ہیں، پھر اعتراض کرتے ہیں اور اب مجھ سے جواب پوچھ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ میرے بھائی نے ایک issue کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ اچھی بات ہے کہ ایک چیز ریگولرائز ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ جاتی عمرہ میں جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کیا اس کا نقشہ آپ نے منظور کروایا ہے یا کسی قسم کی کوئی فیس جمع کروائی ہے؟ وہاں پر جتنی بھی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے وہ صرف ایک گھر کے لئے کی گئی ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ آپ نے درست فرمایا تھا کہ یہ کٹانہ ہی کھولا جائے تو بہتر ہے ورنہ بات پھر دور چلی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی آیا ہے آپ اسی پر بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور بعد میں توجہ دلاؤ نوٹس پر آؤں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! چلیں، آپ بات کر لیں لیکن ویسے آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی میرے ذہن میں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ حکومتی بنچز دی طرفوں معزز منسٹر صاحب نے آکھیا اے کہ ہن لطیفہ سن لیئے تے میں کدی کوئی لطیفہ نہیں سنایا میں تے اقوال زریں بیان کرنا آں۔ شکر اے کہ ایہہ گل وزیر تعلیم نے کیتی اے تے اونہوں ایہہ ہی اج تک فرق پتا نئیں لگیا کہ لطیفہ کی ہوندا اے تے اقوال زریں کی ہوندے نیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ایہہ ہے کہ ہن اک وکھری بحث شروع ہو گئی اے لیکن میں تے گل کوئی ہور کرنا چاہندا ساں لیکن چونکہ جناب سمیع اللہ خان نے بنی گالہ دے حوالے نال گل کیتی اے تے جناب نے وی اوس حوالے نال گل کیتی تے دیگر وزراء تے وزیر قانون ایس حوالے نال جواب دے رہے سن اونہاں نے فرمایا کہ ایہہ پنڈورا باکس نہ کھولو ایہندے وچ بہت کج سامنے آجاوے گا۔ جدوں اسیں اپوزیشن ایہہ گل آکھدے آں کہ جو کج وی اے اونہوں باہر لے آؤ تسی اڑھائی سال تک چور چور، ڈاکو ڈاکو تے پھڑو پھڑو دی لائی رکھی اے تے ہن تسی ایس نوں کجنا کیوں شروع کردتا اے؟ تسی ایمنسٹی سکیماں دے وچ فائدے وی لو تے فرآکھو کہ ساڈا ناں وی نہ آوے۔ تسی سلائی مشیناں دے آڑھ وچ پراپرٹیاں وی بناؤ تے آکھو ساڈا ناں وی نا آوے۔ مینوں کوئی غرض نئی اے کہ بنی گالہ دی regularization کیوں ہوئی اے میں تے اپنی قوم دا

مقدمہ جناب دے تے ایس پارلیمنٹ دے سامنے رکھنا چاندا آں کہ اڑھائی سال وچ جس طریقے نال میری قوم نوں میرے پنجاب دے کاشتکار نوں میرے پنجاب دے چھوٹے دکاندار نوں لٹیا گیا اے تے encroachment دے ناں تے۔۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس حوالے سے کوئی ایک دن بحث رکھ لیتے ہیں۔ آپ کا بھی اور حکومتی مؤقف بھی آجائے گا اور اس کے بعد پھر مقابلہ ہو گا۔ اب میرا خیال ہے کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس دے پچھے بڑی وڈیاں سٹوریاں چھپیاں ہویاں نیں۔ میں encroachment دا ذکر وی نئی کردا لیکن میرے امین پور اور فیصل آباد نوں لنک کرن والی سڑک میرے اوتھوں دے مقامی لوکاں نے۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آپ سب لوگ خاموشی اختیار کریں اب وہ کوئی اور بات کر رہے ہیں آپ ایسے ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں میں جو deal کر رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نوں پتا ہی نئی لگدا میں کوئی اور گل کر رہیاں۔ میں اینہاں دا ذکر نہیں کر دا، میں گورنمنٹ دا ذکر نہیں کر دا بلکہ میرے حلقے وچ امین پور تے فیصل آباد نوں لنک کرن والی اک سڑک مقامی لوگاں نیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر! چپکاں بند کراؤ میں ہور گل کر رہیا آں۔

جناب سپیکر: پلیز خاموشی اختیار کریں، کوئی اور بات ہو رہی ہے اور آپ ایسے ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں، آپ خاموشی سے بیٹھیں میں deal کر رہاں ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اڑھائی سال توں اک جاری منصوبہ جہڑا امین پور فیصل آباد نوں لنک کر دا سی اوہ کارپٹ روڈ بن رہی سی اس دا صرف چار کلومیٹر حصہ رہ گیا سی جہنوں حکومت نے بند کر دتا۔ اوہناں لوگوں نے آپس وچ پیسے اکٹھے کر کے اوہ چار کلومیٹر کارپٹ سڑک مکمل کر لئی اے۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ہو ہی نہیں سکتا۔

سید حسن مرتضٰی: ایہناں نوں کی پتا۔

جناب سپیکر: No cross talk , no cross talk.جی،سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!ایہہ گل بڑی خوش آئند اے کہ جس پیسے نال تساڈا اک کلومیٹر بند اسی اتنے پیسے نال اہناں نیں چار کلومیٹر سڑک بنائی اے۔

جناب سپیکر: چلو اگے سارا کام تسانوں ہی دے دیندے آں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!میری گزارش سن لو۔

جناب سپیکر: ہاں، جی۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!چونکہ ساڈے حلقے نظر انداز نیں، تسیں کم از کم ایہنوں legalize کر دیئو ایہندے تے کوئی قانون سازی کر لیئو کہ لوکی اپنا کام تے آپ کرالین۔

(معزز ممبر محترمہ طلعت فاطمہ نقوی نے بیٹھے بیٹھے بات کرنا شروع کر دی)

جناب سپیکر: درمیان میں نہ بولیں، بات ختم ہونے دیں۔اگر ایسا رہا تو جس مقصد کے لئے اجلاس بلایا ہے وہ مقصد رہ جائے گا۔ آپ خود بات کر لیں ہم سارے خاموش ہو جاتے ہیں۔ آپ نے legislation ہونے دینی ہے یا نہیں؟ خاموشی اختیار کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!ساڈے حلقیاں وچ سڑکاں دے بُرے حالات نیں، اگر اسیں اپنے طور تے بنانا شروع کر دیئے تے حکومت دیاں پھر چیکاں نکلنیاں نیں کہ پیسے لُٹ کے کھا گئے نیں۔اسیں چاہنے آں کہ کوئی قانون سازی ہو جاوے تا کہ اسیں اپنی سڑکاں تے آپ بنوا لیئے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضٰی!اب توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔۔۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!اک چھوٹی جیہی گل اے اک منٹ وچ مکا دیواں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!فیصل آباد سے چنیوٹ موٹروے پر ایک گھنٹہ لگتا ہے لیکن اساں تین گھنٹیاں وچ پہنچدے آں کیونکہ رستے وچ پنج ٹول پلازے آندے نیں تے اک اک ٹول پلازہ تے 25/20منٹ لگدے نیں۔ ہن میں لطیفہ نہیں بلکہ حقیقت دس رہیا آں۔اک بادشاہ سلامت سن۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے No No کی آوازیں)

جناب سپیکر: پلیز!خاموشی اختیار کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سنالواں؟

جناب سپیکر: جی،سناؤ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!بادشاہ سلامت نے اپنے وزیر نوں آکھیا کہ میں قوم نوں تونا وی بڑا لایا اے لیکن ایہہ چیکے نہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: یہ آصف علی زرداری کا حوالہ دے رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ایہناں دیاں چیکاں تے بند کراؤ۔ مینوں پتا اے جتھوں ایہہ چیکاں نکل رہیاں نیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!اس بادشاہ سلامت نے وزیر دے مشورے نال،اوہ وزیر وی ایچ ای بے محکمہ سی جیویں دو تین ساڈے وزیر ہن بنے پھردے نیں۔اس بے محکمے وزیر نے کہیا کہ جناب ٹیکس لاؤ،عوام پھر خاموش،اہنے کہیا کہ ایہہ کر دیو،عوام پھر خاموش۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہہ بڑی پرانی کہاوت اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ایہنوں آکھو کہ اپنی نویں لے آوے۔

جناب سپیکر: چلو تسیں سنادیئو۔سید حسن مرتضیٰ جلدی کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کی کراں؟

الٰہیٰ ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر: میں نے اجلاس ختم کر دینا ہے اور اگر قانون سازی نہ ہوئی تو آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ آج آپ کے سارے آرڈیننس lapse ہو رہے ہیں، آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے۔ مجھے handle کرنے دیں یا پھر آپ خود کر لیں۔ جناب محمد بشارت راجہ میں اجلاس postpone کرنے لگا ہوں، آپ ان کو تو روکتے نہیں ہیں۔ جو جو بول رہا تھا ان سب کے نمبر لگ گئے ہیں، جناب محمد بشارت راجہ! اینہاں دے نمبر لگا دیئو۔ اگر میں اپوزیشن کے لوگوں کو دس دنوں کے لئے نکال سکتا ہوں تو پھر اگر اب آپ بولے تو آپ کو بھی ہاؤس سے نکال سکتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس وزیر نے آکھیا کہ جتنے داخلی دروازے نیں جہڑا اینہاں وچوں وڑے اس نوں پنج پنج لتر مارنے شروع کر دیئو۔ ایتھے جویں ٹول پلازیاں تے ادھ ادھ گھنٹہ رُک کے کھلونا پیندا اے ایتھے ای اوہ دروازے سن، لتر لگنے شروع ہو گئے۔ ہفتہ بعد بادشاہ سلامت نوں خیال آیا اور کہا کہ بے محکمہ چل ایتھے پتا کریئے۔ کھلی کچہری لگ گئی قوم اکٹھی ہوئی بادشاہ سلامت نے پوچھا کہ کوئی تکلیف؟ اوہناں کہیا کہ کوئی تکلیف نہیں۔ بس لتراں آلے بندے ودھا دیئو ہور سانوں کوئی تکلیف نہیں اے۔ ایہہ ٹول پلازے اوہ لتر جے ساری ساری رات کھلوتیاں رہنا پیندا اے ہور تے ہونا کجھ نہیں چلو ایہی مکا دیئو۔ باقی جہڑے تہاڈے غیر قانونی آرڈیننس نیں اساں اونہاں دا ضرور حصہ بناں گے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: چلو! ٹھیک ہے۔ اب legislation شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون! قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک پیش کریں۔

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.
>
> 1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
> 2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
> 3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
> 4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020(XVII of 2020)
> 5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! I oppse.

جناب سپیکر: پہلے مجھے پڑھ تو لینے دیں اس کے بعد oppose کرنا۔

The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020(XVII of 2020)
5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

جناب سمیع اللہ خان! آپ دیکھیں کہ اس میں صرف آرڈیننس کی مدت extend ہو رہی ہے جب اس پر قانون سازی آئے گی اس وقت oppose کرنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آرڈیننس پیش کرنے کے لئے جو motion پیش کی گئی ہے میں اسے oppose کر رہا ہوں۔ آرڈیننس تو بعد میں extend کریں گے۔ ابھی تو پیش کرنے کے لئے جو motion پیش کی گئی ہے میں اسے oppose کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں پہلے اسے put کرتا ہوں اس کے بعد آپ oppose کر لینا۔

The motion moved and question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

ابھی میں نے ووٹنگ کے لئے put کرنا ہے تو وہیں پتا چل جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ووٹنگ تو بعد میں ہونی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈیننس کا اور طریقہ ہے۔ جب اس پر قانون سازی ہو گی اس وقت آپ والی بات آتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اسے کیوں oppose کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ووٹنگ کے وقت oppose کریں گے۔ جس وقت ووٹنگ ہو رہی ہو گی اس وقت آپ oppose کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک ایک آرڈیننس کو oppose کر کے بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں ہے۔

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020(XVII of 2020)
5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

(The motion was carried and leave was granted.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر no, no کے نعرے لگانا شروع کر دیئے)

قراردادیں

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم)(کنٹرول)شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور نعرے بازی شروع کردی)

آرڈیننس (دوسری ترمیم)(کنٹرول)شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020), promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020),

promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020), promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس(ترمیم)(ورکر کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a

further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً مسلسل نعرے بازی شروع کرتے رہے)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

MR SPEAKER: A Minister may lay the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس(دوسری ترمیم)(کنٹرول)شوگر فیکٹریز2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

A Minister may lay the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم)(ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020.

آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) ہوٹلز اینڈ ریسٹورنٹس پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affair ,Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affair, Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

MR SPEAKER: A minister to introduce the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020.

مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020.

MR SPEAKER: The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

A minister to introduce the Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within two months.

A minister to introduce the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare for report within two months.

A minister to introduce the Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020.

مسودہ قانون (تنسیخ) پرائیویٹائزیشن بورڈ پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within two months.

آج کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 22-دسمبر2020 بروز منگل دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔